

## روزہ اور اس کے تقاضے

پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق<sup>°</sup>

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں زندگی میں ایک مرتبہ پھر رمضان کے روزے رکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ اسی کی توفیق سے ہم روزوں سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں روزے کی حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

روزے کی فرضیت اور مقصود

يَأَيُّهَا الَّذِينَ أَمْتُوا كُتُبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ° (البقرہ: ۲۵، ۱۸۳) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیا کے پیروں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔

روزہ ایک فرض عبادت ہے۔ اس کا بنیادی مقصود انسان میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ کھانے پینے سے پرہیزا اسی تقویٰ کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

”صوم“ کا مطلب ہے (اپنے آپ کو) روکنا اور اس کے معنی صبر ہیں۔ صبر کا کم سے کم تقاضا حرام سے رُکنا ہے، اور مزید یہ کہ اللہ اور رسول کے احکام کی تعییل جائے۔

رمضان کی عظمت

رمضان کی عظمت قرآن کی وجہ سے ہے۔ اس میں قرآن نازل ہوا اور اس میں لیلۃ القدر

° پروفیسر آف میڈیسن، پشاور

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، جون ۲۰۱۸ء

ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے کئی گناہ بڑھایا جاتا ہے۔ بہاں تک کہ ایک نیکی ۱۰۰ سے ۷۰۰ گناہ تک بڑھائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے کیوں کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔“ (متقن علیہ)

### قرآن اور رمضان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًاً وَاحْتِسَابًاً غُفْرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًاً وَاحْتِسَابًاً غُفْرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ (بخاری، مسلم) جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو رمضان کی راتوں میں کھڑا رہا (قرآن سننے اور سنانے کے لیے) ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

الصَّيَامُ وَ الْقُرْآنُ يَشْفَعُانِ لِلْعَبْدِ ، يَقُولُ الصَّيَامُ: أَىٰ رَبٌ إِنِّي مَنْعَثُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفَعْنِي فِيهِ ، وَ يَقُولُ الْقُرْآنُ مَنْعَثُ النَّوْمَ بِاللَّيلِ فَشَفَعْنِي فِيهِ ، فَيَشْفَعُانِ (مشکوہ) روزہ اور قرآن (قیامت کے دن) بندے کے حق میں شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے رب! میں نے اس شخص کو کھانے پینے اور خواہشاتِ نفس سے روکھے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرم۔ اور قرآن یہ کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے (اور آرام کرنے) سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرم۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی (اور اس کے لیے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرمادیا جائے گا)۔

پس رمضان میں خصوصی طور پر قرآن سے جڑنے، اس کی تلاوت کرنے اور اس کو سمجھ کر پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔ نیز قرآن کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

## روزے کی حقیقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل احادیث میں روزے کی حقیقت وضاحت سے بیان کی گئی ہے:

- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے روزے کی حالت میں بے ہودہ باتیں (مثلاً: غمیت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔“ (بخاری)
- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے بھوک بیاس کے کچھ حاصل نہیں کیوںکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بدنظری اور بعملی نہیں چھوڑتے، اور کتنے ہی رات کو تجدید میں قیام کرنے والے ہیں، جن کو اپنے قیام سے مساوا جانے کے کچھ حاصل نہیں۔“ (دار می مشکوہ)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے کہ نفس و شیطان کے جمل سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے، اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا۔ پس، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتا نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے۔ پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو دل میں کہے یا زبان سے اس کو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، اس لیے تجوہ کو جواب نہیں دے سکتا، کہ روزہ اس سے مانع ہے۔“ (بخاری مسلم مشکوہ)

• حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **الصَّوْمُ جُنَاحٌ مَا لَمْ يَحْرِرْ فِيهَا** (نسائی)، ”روزہ ڈھال ہے، جب تک (تم) اس میں سوراخ نہ کر دو۔“ درجہ بالا احادیث میں جن بڑے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے وہی اس ڈھال کے سوراخ میں جن سے روزے کی افادیت اسی طرح متاثر ہوتی ہے جیسے ڈھال میں سوراخ ہو جائے تو وہ بیکار ہو جاتی ہے اور اس سے بچاؤ کا کام نہیں لیا جاسکتا۔

**کس روز سپراجر کلو عدھے؟**

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے

رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے، ان سے پرہیز کیا، تو یہ روزہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو گا، (صحیح ابن حبان، بیہقی)۔ گویا کھانے پینے سے رُکنے کے ساتھ ساتھ بُرے اعمال سے بھی رکا جائے اور منہ کے روزے کے ساتھ دوسرے اعضا کا روزہ بھی ہونا ضروری ہے۔

وہ روزہ جس میں آنکھ، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضا کے گناہوں سے بچا جائے، وہی حقیقی روزہ ہے۔ یہی ان اعضا کا روزہ بھی ہے جس پر اللہ سے پورے اجر کی امید کی جاسکتی ہے اور جو زندگی میں تبدیلی کا باعث بھی بنے گا۔

### آنکھ کاروڑہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لِلّٰهِ مُنِينَ يَعْصُوْا مِنْ الْبَصَارِ هُمْ وَيَخْفَظُوْا فُرُّ وَجْهٖ طَلِيلٍ كَأَنْ كَيْلٌ لَهُمْ طَلِيلٌ  
إِنَّ اللّٰهَ خَيْرٌ لِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿النور: ۲۲-۳۰﴾

اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”نظر، شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت کو اپنے دل میں محسوس کرے گا“، (الحاکم)

کس قدر گناہ کی بات ہے کہ کئی مسلمان لی وی اور کمپیوٹر پر بے ہودہ اور فیش فلمیں اور پروگرام دیکھتے ہیں، یا فضول ناول یا کتابیں پڑھتے ہیں، اور پھر کہتے ہیں کہ پس کیا کریں روزہ ہے، وقت گزارنے کے لیے کر رہے ہیں۔

### کان کاروڑہ

کان کا روزہ یہ ہے کہ حرام اور مکروہ اور فضول باتوں کے سنتے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا الْغَوَّا إِلَّا سَلَمًا ط (مریم:۱۹) وہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے، جو کچھ بھی سنیں گے ٹھیک ہی سنیں گے۔

سورہ واقعہ میں ہے کہ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا الْغَوَّا وَ لَا تَأْتِيْهَا ۵ (۲۵:۵۶) ”وہاں وہ کوئی بے ہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے۔ اسی طرح سورۃ النبای میں ہے: لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا الْغَوَّا وَ لَا كِذْبًا (۳۵:۷۸) ”وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔“

روزے کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور صرف یہ نہیں کہ فضول، گناہ والی اور جھوٹی باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے بلکہ ان کو سنا بھی نہ جائے۔ لغو سے پرہیز بہت اہم کام ہے اور یہ لفظ تینوں آیات میں مشترک ہے اور اس سے مراد تمام لایعنی اور بے مقصد باتیں ہیں۔ عموماً یہی بے ہودہ باتیں گناہ، جھوٹ اور بے حیائی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

### زبان کلروزہ

زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان کی حفاظت کرے اور اس کو بے ہودہ باتوں، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور اڑائی جھگڑے سے محفوظ رکھے۔ اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”روزہ ڈھال ہے۔ پس، جب تم میں کسی کا روزہ ہوتونہ کوئی بے ہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص اڑائے جھگڑے یا اسے گالی دے، تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔“

کس قدر عجیب بات ہے کہ اللہ کے حکم پر ہم روزے میں سحری سے لے کر افطاری تک حلال کھانے سے تو پرہیز کرتے ہیں، لیکن اسی اللہ نے قرآن میں جس چیز (لایعنی غیبت) کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف فراردیا ہے اس حرام کو ہم رغبت سے کھاتے ہیں:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ أَمْنَوْا اجْتَبَوْا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنْ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَ لَا

تَحْسِسُوا وَ لَا يَعْتَبُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ط أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْنًا فَكَرْهُنُمُوا ط وَ اتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ تَوَابُ رَحِيمٌ (الحجرات:۲۹)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تحسس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم حمارے اندر کوئی

ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ برٹا توہ قبول کرنے والا اور حیم ہے۔

### منہ اور پیٹ کاروزہ

حرام سے پرہیز تو ہر حال میں ضروری ہے مگر انظار کے وقت حلال کھانے میں بھی بسیار خوری نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے“۔ (احمد، بتر مذہبی، ابن ماجہ، الحاکم)

اگر شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزے سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد حاصل کرنا مشکل ہو گا۔ انظار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا یا روزہ کھو لتے ہی حرام کھانے پینے میں مشغول ہو جائے۔

انظار کے وقت روزہ دار حالت خوف اور امید کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ بلکہ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہیے، اور مقدور بھر کوشش کے بعد اللہ پر اچھا گمان رکھا جائے۔

### بقیہ اعضاء کاروزہ

روزے کا تقاضا ہے کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا کو حرام اور کروہ کاموں سے محفوظ رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْنُصْ مَا أَيْسَ لَكِ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْأُفُوَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانُ عَنْهُمْ سُؤْلًا (بنی اسرائیل ۷: ۳۶)

کسی ایسی چیز کے پیچے نہ گلو جس کا تھیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔

ہاتھ کسی ناجائز اور حرام کام میں مشغول نہ ہوں اور پاؤں کسی گناہ کی طرف نہ اٹھیں:

اللَّيْوَمَ نَخْتَمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهُدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا بِكُسْبِيُّونَ ۝ (بیس ۳۶: ۲۵)

آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں، ان کے ہاتھم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔

## دلکار روزہ

دل کا حقیقی اور اعلیٰ روزہ یہ ہے کہ دُنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوال اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے۔ البتہ وہ دُنیا جو دین کے لیے مقصود ہو وہ تو دُنیا نہیں بلکہ تو شہر آخرت ہے۔ چار چیزوں کی کثرت سے پر ہیز کیا جائے: طعام، کلام، نیند اور اختلاط۔ اور ان راستوں کی نگہبانی کی جائے جہاں سے دل کی بیماری لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، یعنی آنکھ، کان، زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی جائے۔

## رمضان کی آخری شب مغفرت کا پروانہ

ہمیں لیلۃ القدر کی فضیلت تو یاد رہتی ہے اور ہونی بھی چاہیے اور اسے رمضان کی آخری طاق راتوں میں ڈھونڈنے کی (ترجیحاً اعیکاف میں) کوشش بھی کرنی چاہیے لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ اس حدیث کو بھی نہیں بھولنا چاہیے جس میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”بخشش کی جاتی ہے میری امت کی رمضان کی آخری رات میں“۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ فرمایا: ”نہیں، بلکہ کام کرنے والے کی مزدوری اس کا کام پورا ہونے پر ادا کر دی جاتی ہے۔“ گویا جب اہل ایمان پورے اہتمام سے حقیقی روزہ رکھتے ہیں تو رمضان المبارک کی آخری شب اُجرت اور انعام کے طور پر ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

ہمیں یہ رات فضولیات اور خرافات میں نہیں بلکہ عبادات اور دوسرے نیک اعمال میں گزارنی چاہیے کہ معلوم نہیں پھر یہ رات ہمیں نصیب ہو یا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کی حقیقت اور اس کے مقصد کو سمجھنے کا فہم عطا فرمائے اور ایسا روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہم تقوی حاصل کر سکیں۔ اللہ ہمارے روزے قبول فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لے جن کو روزے رکھنے پر بخشش کی بشارت دی گئی ہے، آمین!

---